ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE: 2789-8784

ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
etitor@zauq-e-tahqeeq.com

ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.6,Issue No.1(2024)
(January to March)

پاکستان میں مادری زبانوں میں تعلیم کی صورتِ حال

Status of education in mother tongues of Pakistan

فاخرہ منور

پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، نمل، اسلام آباد

ڈاکٹر عابد حسین سیال

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، نمل، اسلام آباد

Fakhra Munwar

Doctoral Candidate, Department of Urdu, NUML,Islamabad

Dr. Abid Hussain Sial

Associate Professor, Department of Urdu,NUML,Islamabad

Abstract:

Pakistan in the light of Modern educational system. I make a case for inculcating Pakistan's mother language at the root of all primary education.As we know that language encompasses all aspects of life. Language is the identity of a human, his first tool of expression and his mode of passing knowledge. So, mother language plays a pivotal role in any individuals life. Language is not only a mode of communication but also an integral part of individual and collective cultural identity. By making English the language of teaching, we have created an atmosphere where our current educational system has become an unfamiliar territory for students. Moreover, the regional languages of Pakistan face fears of extinction as Urdu is declared as national language for unity and English is declared as official language for imperial reasons. Prior studies on linguistic preferences appears Sentimental and imprudent. Mother tongues diversion a fundamental role in the material and mental development of individuals and nations. In order to save our languages, their importance, place and utility should be determined so that they do not suffer from linguistic bias and any kind of distortion.

Keywords: : Mother tongue, Education Policy, National language, Official language, Cultural Identity, Extinction Genocide, linguistic Influence.

زبان انسان کی پہچان ہے جس میں وہ اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے اور اپنے احساسات و جذبات کو پایا تکمیل تک پہنچا سکتا ہے۔اپنے علم کو آسانی سے پھیلا سکتا ہے جیسا کہ اسے دوسری زبان کے استعمال میں پیش آنے والی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔زبان نہ صرف رابطے اور علم کا ذریعہ ہے بلکہ انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں کے لیے ثقافتی شناخت اور بااختیار بنانے کا ایک بنیادی وصف بھی ہے۔پاکستان میں اردو کو قومی اور انگریزی کو دفتری زبان قرار دینے سے ملک کی باقی مقامی / علاقائی زبانیں معدومیت کا شکار ہوتی جا رہی ہیں چونکہ انگریزی کو وقار کی علامت اور اردو کو قومی ہم آہنگی کا مرتبہ دیا جا چکا ہے۔

مادری یا پہلی زبان وہ ہے جو بچے نے چھوٹی عمر سے یا حساس حالات میں سیکھی ہوتی ہے۔ بہت سے ماہرینِ زبان ہیں جنہوں نے یقین سے یہ دلیل پیش کی ہے کہ بچے اسکول میں اس وقت بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں جب ان کی مادری زبان بطور ذریعہ تعلیم ہوتی ہے۔ مادری زبان بچے کے لیے ہر شعبے میں سیکھنے اور اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا پہلا مرحلہ ہے۔ ابتدائی مرحلے کی تعلیم میں یہ انتہائی مظبوط عمل ہے جب کہ مادری زبان میں ذریعہ تعلیم کی کمی بچے کی عملی صلاحیت پر بہت زیادہ منفی اثر ڈالتی ہے۔ تعلیم افراد کو انفرادی و ملکی مقاصد کے لیے تیار کرتی ہے کسی بھی ملک کی معاشی ترقی میں تعلیم اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس لیے اگر نظام تعلیم ناقص ہو تو پوری قوم کو اس کا نقصان پہنچتا ہے۔ بہت وقت گزرنے کے بعد بھی ہم اپنے نظام تعلیم کا بہتر تعین نہیں کر سکے۔ ہمارے ملک کا نظام تعلیم مختلف طبقوں میں تقسیم ہے۔

پاکستان میں مادری زبانوں میں ذریعہ تعلیم ایک اہم موضوع ہے یہاں چالیس سے زائد زبانیں اور بولیاں بولی جاتی ہیں ۔ عموماً چھوٹی جماعتوں کی تعلیم کے لیے مادری زبانوں کو ثانوی زبان کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے اس لیے کہ بچے اس زبان کے علاوہ کوئی اور زبان نہیں سمجھتے بلکہ اسے کوئی دوسری زبان سیکھنے اور سمجھنے کے لیے کافی محنت کرنا پڑتی ہے جس سے بچہ اس قابل ہوتا ہے کہ وہ کسی دوسری زبان کو سمجھ سکے۔ مادری زبان کی سب سی نمایاں خوبی یہ ہے کی فرد روانی سے اپنا مافی الضمیر بیان کر سکتا ہے۔ اس کے استعمال میں آزادی اور بے ساختگی کا مظاہرہ کرتا ہے لہذا مادری زبانوں میں تعلیم چونکہ سرکاری سطح پر نصابی صورت میں موجود نہیں ہے ۔ پاکستان میں عموماً سرکاری اسکول جو دور دراز کے دیہاتوں اور گاؤں یا قصبوں میں موجود ہیں ان میں یہی طریقہ کار رائج ہے جس سے استاد بچوں کو تعلیم دیتا ہے کیوں کہ وہ بچے اردو نہیں جانتے بلکہ اپنی علاقائی اور مادری زبان ہی بولتے ہیں۔ اس سے متعلق ڈاکٹر سلیمان اطہر لکھتے ہیں۔

> "پاکستان کے دیہی علاقوں میں قائم اسکولوں کی ابتدائی جماعتوں میں مادری زبان حسبِ ضرورت استفادہ کیا جاتا ہے کیوں کہ ان جماعتوں میں پنجابی، سرائیکی، براہوی، پشتون، سندھی، چترالی، کوہستانی، بلتی، کشمیری بچے بالعموم اپنی مادری زبان کے علاوہ کسی اور زبان کو سمجھنے اور بولنے سے قاصر ہوتے ہیں۔"(۱)

مقامی زبانیں بنیادی طور پر کسی بھی طالب علم کی ابتدائی تعلیم کا ذریعہ بنتی ہیں۔ پاکستان کی اہم مقامی زبانوں میں پنجابی ،سندھی، بلوچی، پشتو، کشمیری، بلتی ایسی زبانیں ہیں جو کہ عام طور پر بولی اور سمجھی جاتی ہیں ان علاقوں کے سرکاری اسکولوں میں اُردو اور انگریزی سیکھنے کا وسیلہ بنتی ہیں۔ ابتدائی جماعتوں میں طالب علم کو مادری زبان میں جو تربیت دی جاتی ہے وہ کورس میں شامل نہیں ہوتی اور طالب علم کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ مجھے جو زبان آتی ہے شاید وہ کم درجے کی ہے اور دوسری زبانیں اعلی درجے کی ہیں جن میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ اساتذہ اس بات پر توجہ دیتے ہیں کہ بچے اسکول میں مادری زبان کا استعمال نہ کریں بلکہ اُردو انگریزی زبان کا

استعمال کریں۔ جس سے بچہ احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ عمل بنیادی طور پر اسے اپنی زبان سے دور کرتا ہے جس سے طالب علم کی سوچنے کی سمجھنے کی صلاحیت پر اثر پڑتا ہے۔ اس سے متعلق شفاعت احمد لکھتے ہیں:

"مادری زبان انسانی جذبات کے اظہار کا سب سے موثر وسیلہ ہوتی ہے مگر افسوس کی بات ہے کہ بچوں کی تعلیم وتربیت اور درس وتدریس میں ہم نے اس نظریے کو یکسر فراموش کر دیا ہے جس کا خمیازہ آج ہماری نسلیں بھگت رہی ہیں۔"(۲)

مادری زبان بنیادی طور پر کسی بھی فرد کے لیے وسیلہ اظہار ہے جس میں اس کی تہذیب پوشیدہ ہوتی ہے۔ فرد مادری زبان سیکھنے کے ساتھ ساتھ تہذیب اور ثقافت سے بھی آگاہ ہوتا ہے۔ جو زبان کے ذریعے اس کے اندر ودیعت کی جاتی ہے لہذا مادری زبان سے دور کر کے بچے کے اندر اس فطری ارتقا کے درمیان رکاوٹ پیدا کی جاتی ہے جو دوسری زبان سیکھنے کے عمل سے وہ اپنی صلاحیتوں کو زائل کر دیتا ہے اور سست روی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ رویہ بھی سامنے آرہا ہے کہ مادری زبانوں کی بجائے انگریزی کو سیکھنے کی طرف توجہ زیادہ دی جاتی ہے کیوں کہ تعلیم انھی زبانوں میں حاصل کرنی ہے۔ اس لیے مادری زبانوں پر دوسری زبانوں کو فوقیت دی جاتی ہے۔ مقامی زبانوں سے ہم جتنی دوری اختیار کریں گے تعلیمی معاملات میں بتدریج خرابیاں پیدا ہوں گی یعنی پرائیویٹ ایجوکیشن سسٹم میں مادری زبانوں کے استعمال پر پابندی لگائی جاتی ہے۔ تعلیمی اداروں میں ایسی پابندیاں لگانے سے ان کی ذہنی صحت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور وہ زبانوں کے اس عمل سے اکتا جاتے ہیں اور اپنے احساسات وجذبات اور خواہشات کا کھل کر اظہار نہیں کر سکتے۔ اپنی مقامی زبانوں میں لکھنا پڑھنا نہیں سیکھ سکتے۔ مقامی زبانیں بولتے تو ضرور ہیں لیکن اس میں لکھنا یا پڑھنا بہت ہی کم لوگوں کو آتا ہے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہمارے بنیادی نظام سکول میں مقامی زبان کو لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت پر کام ہی نہیں کیا جاتا اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بچے کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے متعلق ڈاکٹر معین الدین عقیل لکھتے ہیں۔

"مادری زبان فرد کی شخصیت افکارات ولسانیات اور زندگی کے معاملات کی تکمیل کا سب سے اہم اور لازمی ذریعہ ہے اسے ہم شعور اور فطرت سے جدا نہیں کر سکتے۔"(۳)

پاکستان کی ثقافت میں مختلف علاقوں میں قومی زبان ہی بچوں کو سکھائی جاتی ہے۔ مقامی زبانیں پنجابی، سندھی اور سرائیکی یہ تمام زبانیں بھی ایسی پذیرائی حاصل کر چکی ہیں کہ یہ اپنے اندر کافی وسعت رکھتی ہیں ان کے اندر بھی ایسا ادب تخلیق ہو چکا ہے جو عالمی ادب میں شمار کیا جاتا ہے مقامی زبان بنیادی طور پر قومی اور بین الاقوامی زبان کو سیکھنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ مقامی زبانیں اپنی ساخت میں مظبوط اور توانا ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد مادری زبانوں نے خاص طور پر ملکی اور قومی نظریے کو تحفظ فراہم کیا ہے لیکن مقامی اور علاقائی زبانوں میں تعلیم کی بجائے اردو میں تعلیم کو مفید جانا گیا۔

اس حوالے سے انگریزی ادیب مولن لکھتے ہیں۔

"By the time children being school, they have begun gaining confidence in their ability to communicate

> meaningfully in their mother tongue. They have built a foundation of knowledge and experience through observing and interacting with peers and adults in their community. The language knowledge and experience that children bring to school from and important foundation for their learning into the classroom."(4)

پاکستان کے مختلف علاقوں میں اردو زبان کے علاوہ علاقائی زبان بھی اسکول میں بولی جاتی ہے۔ چھوٹے بچے جو ابھی اردو زبان سے نا آشنا ہوتے ہیں استاد زیادہ تر ان سے مقامی زبان میں ہی بات کرتے ہیں اور اپنی بات کو سمجھا پاتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کی ہمارے دیہی علاقوں میں بچوں کو صرف مقامی زبان ہی گھروں میں سکھائی جاتی ہے آج کے جدید دور میں مادری زبان میں تعلیم بنیادی ضرورت ہے۔ دنیا بھر میں ابتدائی تعلیم مادری زبان میں دیے جانے کا انتظام ہونا چاہیے۔ پاکستان کی بولی جانے والی ہر زبان میں علم اور ترقی کی صلاحیت موجود ہے۔ بچے میں کئی زبانیں سیکھنے کی خداداد صلاحیت ہوتی ہے۔ اگر پاکستان کے ہر علاقے میں بنیادی تعلیم مادری زبانوں میں دی جائے تو قومی وحدت پر کوئی منفی اثرات مرتب نہیں ہوتے۔ تعلیم کی نشوونما کا انحصار مادری زبان پر ہوتا ہے جو بچے کے لیے واقعی اہم ہوتی ہے جب وہ پہلے مرحلے میں سیکھتا ہے۔ اس سے متعلق ڈاکٹر طارق رحمان لکھتے ہیں۔

> "Pakistani language education policy has always given lip service to the indigenous language of the people but has never put this rhetoric into practice."(5)

پاکستانی تعلیمی تعصب کی جڑیں مقامی آبادی کی اپنی مادری زبان کو نظر انداز کرتے ہوئے اردو انگریزی کو ذریعہ تدریس بنانے سے جڑی ہوئی ہیں۔ پاکستان میں مادری زبان میں تعلیم ایک تاریخی مسئلہ ہے اور پاکستان میں نظام تعلیم ایک بحران سے دوچار ہے ۔ آبادی کا آدھا حصہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار نہیں لا سکتا۔ پاکستان میں مادری زبان کو انگریزی نو آبادیاتی نظام کے زمانے سے ہی نظر انداز کیا گیا ہے۔ پاکستان میں مادری زبانوں میں تعلیم کی کمی سے ہماری ثقافت کو بھی مسئلہ درپیش ہے کیوں کہ زبان سے انسان پہچانا جاتا ہے۔ طبقاتی نظام تعلیم ،ناقص ذریعہ تعلیم تعلیمی پسماندگی کا باعث ہیں۔ ناقص طریقہ امتحان ،ناقص نصاب تعلیمی زوال کا سبب ہے ۔ ہمارے موجودہ نظام تعلیم میں بے شمار خامیاں موجود ہیں اس وقت جو بات تعلیمی لحاظ سے قابل غور ہے وہ ہمارے ملک میں مقامی / مادری زبانوں کو پس پشت ڈالنا ہمارے ملک میں یکساں نظام تعلیم کی بجائے مختلف طبقوں کے لیے مختلف اسکولوں کو قائم کرنا فرض سمجھا جاتا ہے۔ اس طبقاتی نظام کی وجہ سے ہمارے موجودہ نظام نے ہماری قومی اور مقامی زبانوں کی شناخت کو پس پردہ ڈال دیا ہے جس سے ہماری مادری زبانیں معدومیت کا شکار ہو چکی ہیں۔ ان کی شناخت مٹتی جا رہی ہے بہت سے ماہرین تعلیم اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ مادری زبانوں میں تعلیم سب سے آسان اور موثر ہوتی ہے۔ ہمارا نظام تعلیم تعلیمی پالیسیوں کے مطابق نہیں ہے۔ عام طور پر مادری زبانوں سے غفلت برتی جاتی ہے اس کا سبب انگریزی زبان کا بڑھتا ہوا رجحان جس نے ملکی زبانوں کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ کوئی غیر ملکی زبان ادائے مطلب کے لیے کام نہیں آتی یہ مادری زبانیں ہی ہیں جنہیں ہم نے نظر انداز کیا ہوا ہے لہذا مادری زبان کی تعلیم عام

معاشرت کی کامیابی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ یہ ایک شرط بھی ہے جس پر ہماری ترقی کا دارومدار بھی ہے۔ اس حوالے سے مسٹر جارج اپنی کتاب "انگریزی انگریزوں کے لیے" میں لکھتے ہیں۔

> "مادری زبان ہی ہمارے اظہارِ خیال کا ذریعہ ہے جس کے حاصل کر لینے سے ہم کم سے کم ایسے انسان بن جاتے ہیں جن کا سمجھنا ممکن ہوتا ہے۔ ہم گذشتہ کی وراثت حاصل کرنے کے قابل موجودہ کو قبضہ میں رکھنے اور آئندہ مقابلہ کرنے کے لائق ہو جاتے ہیں اس لیے ہم کو چاہیے کہ سب سے پہلے ہم اپنے بچوں کو اس قابل بنادیں کہ پہلے وہ خود یہ پورے طور پر سمجھ سکیں کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں اور اس کے بعد وہ اس مطلب کو صفائی کے ساتھ ظاہر کرنا سیکھیں۔"(۶)

پاکستان میں تعلیمی نظام جس طرح ارتقاپذیر ہوا ہے اس میں علاقائی زبانوں کو اتنی اہمیت نہیں دی گئی۔ ہمارا تعلیمی نظام اوّل کلاس سے لے کر آخر تک انگریزی زبان کو ہی ترویج کرتا ہے۔ وفاقی اور صوبائی سطح پر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان سطحوں پر بھی اپنی علاقائی اور مادری زبان صرف ایک مضمون کے طور پر پڑھائی جاتی ہے بچوں کو تین زبانیں سکھانا پڑتی ہیں پھر اس میں بھی مقامی زبان میں تعلیم کی بجائے بین الاقوامی یا قومی زبان میں تعلیم دے جاتی ہے لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ قومی اور بین الاقوامی زبان کے ساتھ ساتھ مقامی اور علاقائی زبانوں کو بھی ترجیح دی جائے۔ ورنہ پاکستان کی باقی زبانیں معدوم ہوتی چلی جائیں گی۔ اس حوالے سے وسعت اللہ خاں لکھتے ہیں۔

> "پاکستان ایک کثیر اللّسان ملک ہے۔۔۔۔۔۔۔مباحثہ جاری ہے۔ آئین میں گو مقامی زبانوں کے تحفظ اور فروغ کا حق تسلیم کیا گیا ہے مگر سوائے سندھی کے کسی بھی علاقائی زبان کو سرکاری درجہ نہیں ملا۔ صوبہ خیبر پختون خواہ میں پشتو بلوچستان میں بلوچی ابتدائی تعلیمی درجات میں ضرور پڑھائی جاتی جب کہ ملک کے سب سے بڑے صوبے پنجاب میں پنجابی زبان کی ترویج واشاعت کی سرکاری سطح پر کبھی بھی سنجیدگی سے ضرورت محسوس نہیں کی گئی اور عوامی سطح پر پنجابی زبان اپنانے اور اس سے سٹیٹس کی بات پر بھی محض دانشوروں تک ہی محدود رہی۔"(۷)

بنیادی طور پر مقامی اور مادری زبانیں فرد کو اس قابل بناتی ہیں کہ وہ اس زبان کے ذریعے اپنی ثقافت کلچر رسم ورواج اور رہن سہن کے طریقوں کو اپنا سکے۔ مادری زبان چونکہ ابلاغ کا بنیادی ذریعہ ہے تو اس کے لیے ہماری ابتدائی تعلیم میں بھی مادری زبان کا عمل دخل شامل ہے۔ صوبائی سطح پر پرائمری سکولوں میں عموماً مادری زبان بولی جاتی ہے اور بچے کو مادری زبان کے ذریعے ہی اردو اور بین الاقوامی زبان سے آگاہ کیا جاتا ہے لیکن ایسا صرف خیبر پختون خواہ اور سندھ کے کچھ علاقوں میں ہوتا ہے۔ پنجاب میں یہ سلسلہ ختم

ہو گیا ہے اور قومی زبان اور بین الاقوامی زبان سے ہی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے بچے کے تمام تر مضامین انگریزی زبان میں ہوتے ہیں اور اردو اور اسلامیات کو صرف اردو زبان میں پڑھایا جاتا ہے اس کے ساتھ مقامی اور مادری زبانوں کو پڑھانے سمجھانے کا کوئی رواج نہیں ہے اور نہ ہی اس کے لیے حکومت کی طرف سے کوئی نصاب مختص کیا گیا ہے۔

مادری زبان میں تعلیم ایک حساس موضوع بن چکا ہے دانشوروں کی طرف سے بالخصوص پاکستان میں اس حوالے سے کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی جب کہ سیاست دانوں کی طرف سے کیے گئے فیصلوں نے پاکستان میں سماجی، تعلیمی اور معاشی شعبوں میں علاقائی زبانیں بولنے والوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ اشرافیہ نے انگریزی زبان کو بطور سرکاری حیثیت برقرار رکھا ہوا ہے بلکہ انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم کے طور پر بھی متعارف کرانے کی کوششیں کامیاب ہوئیں جس کے نتیجے میں انگریزی میڈیم اسکول بن گئے ہیں۔ اس بات کی ساخت نہ صرف پاکستان کی عوام کی لسانی تقسیم کا باعث بنی بلکہ اس نے پاکستان کے تعلیمی نظام کو بنیادی طور پر انگریزی اور اردو میڈیم میں تقسیم کر دیا۔ تعلیم میں زبان کا کردار در حقیقت سماجی، نفسیاتی اور معاشی نقطہ نظر ہے لہذا پاکستان میں مادری زبان کو ذریعہ تعلیم کے طور پر نافذ کرنے کے کئی سماجی و سیاسی مضمرات ہیں جن میں تعلیمی بندش، نسل پرستی اور طبقاتی کشمکش ہے۔ جب متکلم اپنی زبان کو چھوڑ کر دوسری زبان اپناتا ہے تو اس کے عناصر زبان کی نسل کشی کے اثرات میں مضمر ہیں۔

تاریخی تناظر کے حوالے سے جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اپنی زبان پر عبور رکھنے والی اقوام نے تہذیب یافتہ معاشرے کے قیام کو یقینی بنایا ہے۔ انھوں نے مادری زبانوں کو اہمیت دی اور اسی میں تعلیم کو ممکن بنایا۔ زبان نہ صرف رابطے اور علم کا ذریعہ ہے بلکہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر ثقافتی شناخت اور بااختیار بنانے کا بنیادی وصف بھی ہے۔ پاکستان میں اردو کو قومی اور انگریزی کو دفتری زبان قرار دینے سے ملک کی باقی مقامی / علاقائی زبانیں معدومیت کا شکار ہو رہی ہیں چوں کہ انگریزی کو وقار کی علامت اور اردو کو قومی ہم آہنگی کا مرتبہ دیا جا چکا ہے۔ اپنی زبانوں کو بچانے کے لیے ان کی اہمیت، مقام اور افادیت کا تعین کرنا چاہیے تاکہ لسانی تعصب اور کسی طرح کے بگاڑ کا شکار نہ ہوں۔

حوالہ جات

۱- سلیمان اطہر، ڈاکٹر، ثانوی زبان کی حیثیت سے اُردو کی تدریس، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۱۲، ص:۲۲۶

۲- شفاعت احمد، مادری زبان میں ابتدائی تعلیم کی اہمیت اور قومی تعلیمی پالیسی، مشمولہ، آواز آن لائن ۱۸۔ جون ۲۰۲۳، وقت تین بج کے بارہ منٹ

۳- معین الدین عقیل، ڈاکٹر، پاکستانی زبان وادب مسائل و مناظر، الوقار پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۹، ص:۳۶

4. Mulone, Suson,(2007)Mother tongue –Based Multilingual Education Implications for Education policy,presented at the seminar on Education policy and the Right to Education towards more Equitable outcomes for South Asia's children Kathmandu,17-20 September 2007 ,p:8

5. Dr. Tariq Rahman, Mother tongue education policy in Pakistan,21.12.2019 p:372

۶۔یونس حسن فروغ علوی، پروفیسر، (ترجمہ)، (George Sampson, English for the English) ،مادری زبان کی تعلیم، انجمن پریس کراچی، ص:۳۰

۷-وسعت اللہ خان، علاقائی زبانیں کیا اردو بھی سرکاری زبان نہیں، بی بی سی ڈاٹ کام کراچی ۲۔ فروری ۲۰۱۲ء

References in Roman script:

1. Suleman Athaher ,Dr, Sanvi zuban ki hessiat sy urdi ki tadrees,Muqtadra Qumi Zuban, Islamabad,2012,p:226
2. Shifat Ahmad,Madri zuban main ibtidaai taleem ki ahmiat or Qumi taleemi policy,mashmola,Aawaz,online,18 June 2023,
3. Muin ud deen Aqeel ,Dr,Pakistani zuban o adab masail o munazir ,Alwaqar publications Lahore,1999,p:36
4. Mulone, Suson,(2007)Mother tongue –Based Multilingual Education Implications for Education policy, presented at the seminar on Education policy and the Right to Education towards more Equitable outcomes for South Asia's children Kathmandu,17-20-September 2007, p:8
5. Dr. Tariq Rahman, Mother tongue education policy in Pakistan,21.12.2019, p:372
6. George Sampson, English for the English ,legare street press, 1916,p:30
7. Wusat Ullah Khan,Elaqai zubanin kia Urdu bhi sarkari zuban nahi,BBC.com Karachi, 2-February 2012